حرمِ مکّہ کے سیلاب

جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

پچھلے دنوں سعودی عرب میں کئی ایک سیلاب آئے تھے جن میں کئی افراد ہلاک اور لاپتہ ہو گئے تھے، انہی دنوں یہ مضمون تحریر ہوا تھا جو قارئین ترجمان الحدیث کیلئے حاضر ہے۔ یہاں ہم ان سیلابوں کا تذکرہ کریں گے جو ہمیں معلوم ہو سکے ہیں (باقی اللہ اعلم کتنے تھے)

۱۔ **سیل فارۃ** : یہ سیلاب زمانہ جاہلیت میں آیا تھا بارش بہت تیز ہوئی تھی اور پہاڑی پانی بہت تیزی سے وادیٔ مکہ میں داخل ہو گیا تھا۔ چھوٹے چھوٹے تمام پہاڑ اس پانی میں گھر گئے تھے۔ اس سیلاب میں ایک مرد اور ایک عورت کی نعش بھی مکہ میں آ گئی تھیں۔ مرد کا علم نہ ہو سکا کون تھا جبکہ عورت "بنو بکر" میں سے تھی اور اس کا نام فارۃ تھا۔ یہ سیلاب اسی سے منسوب ہے۔

۲۔ یہ سیلاب "شعب اسد" کے خندمہ پہاڑوں سے شروع ہوا تھا اور وادیٔ ابراہیم کو بھر گیا تھا۔ اس کی تندی کا یہ عالم تھا کہ بند کو توڑتا ہوا کعبہ میں داخل ہو گیا تھا۔

۳۔ **سیل ام نہشل** : یہ سیلاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دورِ خلافت میں آیا۔ ۱۸ھ تھا، یہ ردم اور دارین کے درمیانی راستے سے بیت اللہ میں داخل ہوا۔ (دارین سے مراد دار ابی سفیان متنفی قبان کہتے ہیں اور دار حنظلہ ہے) یہ سیلاب ام نہشل بنت عبید بن سعید بن العاص کو مکہ کی ترائی تک بہا لے گیا اسی وجہ سے اسے سیل ام نہشل کہتے ہیں۔ اسی طرح "مقام" کو بھی لے گیا اسے بھی مکہ کی ترائی سے پکڑا گیا۔ پکڑنے کے بعد اسکو غلاف کعبہ سے باندھ دیا گیا اور حضرت عمرؓ کو لکھا گیا حضرت عمرؓ تشریف لائے اور اسے اسکی جگہ پر رکھا۔ بڑے بڑے پتھروں اور چونا گچ وغیرہ سے ایک بند بنایا۔ ازرقی کہتے ہیں میں نے اپنے دادا سے سنا ہے کہ بعد میں کبھی وہاں سے نہیں ہٹا حالانکہ کئی بڑے بڑے سیلاب آ چکے ہیں۔ بند کو "الردم الاعلیٰ" کہتے ہیں جو دارابان سے دار بیتہ تک ہے۔

۴۔ سیل الجحاف : ۸۰ھ میں عبد الملک بن مروان کے عہد میں آیا۔ اس میں بہت زیادہ لوگ ہلاک ہوئے تھے اور لوگوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ لی تھی۔ اسکو سیل الجحاف یا الجراف کہتے ہی اس لئے ہیں کہ یہ بہت کچھ بہالے گیا تھا۔ یہ صبح نماز فجر سے قبل آیا تھا حالانکہ رات کو معمولی بوندا باندی ہوئی تھی۔ شعراء نے اس موقع پر (ہلاکت پر) مرثیے کہے تھے۔ عبد الملک بن مروان نے بہت سامال یہاں بند باندھنے کے لئے بھیجا تھا ساتھ ہی ایک عیسائی انجینئر بھی، اس بند کو "ردم الخزامیۃ" کہتے ہیں۔ یہ بند حضرت عمرؓ والے بند کے پاس سے (دارابان بن عثمان سے دار ابن الجوار تک باندھا گیا۔ یہ بند بعد میں بارش سے ٹوٹ گیا تھا۔

۵۔ سیل المخبل : ۱۸۴ھ میں آیا تھا۔ یہ بھی حرم تک آگیا تھا اور اس نے کعبہ کو گھیر لیا تھا۔ اس کے بعد عوام میں بیماریاں پھیل گئی تھیں خصوصاً زبان اور جسد کی۔ عربی میں "خبل" خرابی کو کہتے ہیں، ان بیماریوں میں زیادہ تر انگلیوں میں پیپ پڑ گئی تھی جس کی وجہ سے اس کو "سیل المخبل" (پیپ ڈالنے والا سیلاب) کہتے ہیں۔

۶۔ اسی طرح ایک بہت بڑا سیلاب ۱۸۴ھ میں ہارون رشید کے دور میں آیا۔ یہ سیلاب بھی لوگوں کو اور ان کے مالوں کو بہالے گیا تھا۔ اس کی وجہ سے ساری وادی ڈوب گئی تھی۔ اس وقت مکہ کا عامل حماد بربری تھا۔

۷۔ سیل ابن حنظلۃ : ۲۰۲ھ میں مامون الرشید کے دور میں آیا۔ اکثر لوگوں کو اوران کے مال ومتاع کو بہالے گیا۔ کئی گھر تباہ ہو گئے۔ اس سیلاب کے بعد بھی بیماریاں پھیل گئی تھیں۔ وباکی وجہ سے موتیں بھی ہوئی تھیں۔ حنظلہ عربی میں کڑواہٹ کو کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کی زندگی تلخ ہوگئی تھی اس لئے اسے سیل ابن حنظلہ کہتے ہیں۔ اس وقت امیر مکہ یزید بن محمد بن حنظلۃ المخزومی تھا اس وجہ سے بھی اس کو سیل ابن الحنظلہ کہا جاتا ہے اور یہی بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

۸۔ شوال ۲۰۸ھ میں مامون الرشید کے دور میں آیا۔ اس وقت امیر مکہ عبداللہ بن حسن علوی تھے۔ اس سیلاب میں لوگ غافل تھے جس کی وجہ سے بہت تباہی پھیلی۔ اس کی شدت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پانی کی اونچائی حجر اسود تک پہنچ گئی تھی۔ بازاروں کی تباہی کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے صندوق بہہ کر مکہ کے

ترائی میں پہنچ گئے تھے۔ حرم میں اس کی وجہ سے مٹی اور ریت کی کثرت ہوگئی تھی۔ لوگوں نے خصوصًا اہلِ خراسان وغیرہ سے آئے ہوئے حاجیوں نے اور اہل مکہ نے اپنے ہاتھوں سے صفائی کی بلکہ رات کو عورتیں اور بوڑھیاں بھی اجر و برکت کے لئے صفائی کرتی تھیں مامون الرشید نے بہت زیادہ مال بند وغیرہ کی تعمیر کے لئے بھیجا جس میں خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ کی ماں نے ۲۳۷ھ میں ۱۲ ہزار دینار سے توسیع و تہذیب کی تھی۔

۹۔ ۲۲۵ھ میں بھی ایک سیلاب آیا تھا۔ اس سال بارشیں بہت ہوئی تھیں۔ اس وقت زم زم پر سالم بن جراح کی ڈیوٹی تھی اس نے اس کی صفائی وغیرہ کی تھی اس وقت امین محمد بن الرشید کی خلافت تھی۔

۱۰۔ سیل ۲۴۰ھ اس وقت جعفر المتوکل علی اللہ کی خلافت تھی۔ بارشیں بہت کثرت سے ہوئی تھیں۔ ان کی وجہ سے مسجد خیف کی چھت بھی گر گئی تھی۔ اس وقت کے ولی عہد محمد المستنصر باللہ نے تعمیرات اپنی نگرانی میں کروائی تھیں۔

۱۱۔ سیل ۲۸۰ھ۔ یہ بھی بارشوں کی کثرت کی وجہ سے تھا اور چاہ زم زم بھر گیا تھا حالانکہ مسجد وادی سے بلند ہے اور چاہ زم زم مسجد سے بلند ہے (اخبار مکہ الازرقی جلد ا و جلد ۲) نوٹ: یہ صاحبِ کتاب کے وقت کی بات ہے۔

(باقی جو مندرجہ ذیل ہیں وہ حاشیہ اور دیگر کتب سے نقل کر رہے ہیں)

۱۲۔ طبری نے ۸۸ھ کے حوادث میں لکھا ہے کہ اہل مکہ کا ایک وفد عمر بن عبدالعزیزؒ سے ملا اور کہا کہ مکہ میں بارشوں کی قلت کی وجہ سے پانی قلیل ہے، دعا کی گئی تو اتنی بارش ہوئی کہ وادیاں بھر گئیں اور سیلاب آگیا حتیٰ کہ لوگ تیرنے پر مجبور ہو گئے۔

۱۳۔ سیل المخبل: اس کو سنجاری نے ۱۰۴ھ میں ذکر کیا ہے۔ یہ سیلاب بھی بہت بڑا تھا۔ اکثر لوگوں کو بہا لے گیا تھا۔ مسجد حرام و کعبہ میں پانی ہی پانی تھا۔ اس کے بعد جسدی اور زبان کی بیماریاں پھیل گئی تھیں تبھی اسکو "سیل المخبل" کہا جاتا ہے۔ اُس وقت مکہ میں عبدالواحد بن عبداللہ النصری کی ولایت تھی۔

۱۴۔ سیل ابی شاکر: فاکہی نے اس کا ذکر کیا ہے کہ ہشام بن عبدالملک کی ولایت میں ۱۲۰ھ کے شروع میں آیا تھا اور مسجد حرام میں داخل ہو گیا تھا۔ اسکو مسلمۃ بن ہشام المعروف ابو شاکر سے اس لئے منسوب کیا گیا ہے کہ اس کے حج ۱۱۹ھ

کے بعد آیا تھا۔

۱۵۔ فاکہی ہی نے اسکو ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ سیلاب ۲۸ محرم ۱۶۰ھ میں آیا تھا اور مسجد حرام میں داخل ہوگیا تھا جس کی وجہ سے چند دن مسجد حرام میں پانی کھڑا رہا۔

۱۶۔ سیل ۲۵۳ھ: المعتز باللہ کی خلافت میں آیا۔ یہ بھی حجر اسود تک پہنچ گیا تھا۔ اکثر مالی اور جانی نقصان ہوا تھا مسجد حرام ریت و کنکر یٹ سے بھر گئی تھی۔

۱۷۔ سیل ۲۶۲ھ۔ اس سیلاب کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسجد کی کنکریاں بھی اٹھا لے گیا تھا حتیٰ کہ زمین بالکل ننگی ہوگئی تھی۔

۱۸۔ سیل ۲۹۷ھ۔ اسکا مسعودی نے ذکر کیا ہے۔ چاہ زم زم بالکل بھر گیا تھا بیت اللہ الحرام کے چاروں ارکان ڈوب گئے تھے۔

۱۹۔ سیل ۳۴۹ھ۔ جب حج کے قافلے نکلے اور وادی میں اترے تو سیلاب آگیا اور اکثر کو سمندر میں پھینک دیا۔

۲۰۔ سیل ۴۱۷ھ۔ اس سیلاب میں کتب کے کتنے ہی خزانے تلف ہوگئے تھے۔

۲۱۔ سیل ۴۸۹ھ۔ وادی نخلہ میں اس کی شدت زیادہ تھی جو حاجی اس کے قریب تھے ان کا بہت نقصان ہوا۔ صرف وہی لوگ بچے جو پہاڑوں پر منتقل ہوگئے۔

۲۲۔ سیل ۵۲۰ھ۔ یہ جمادی الاولیٰ میں بارشوں کی کثرت کی وجہ سے آیا۔ بند کے نیچے بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔

۲۳۔ سیل ۵۴۹ھ۔ یہ بھی بارش کی کثرت کی وجہ سے آیا۔ بارش میں پانی کے ساتھ انڈے کے برابر اولے بھی پڑے۔

۲۴۔ سیل ۵۶۹ھ۔ اس سیلاب میں اتنی شدت تھی کہ باب بنی شیبہ سے بھی نکل گیا اور دارالامارۃ میں داخل ہوگیا حالانکہ اس سے پہلے کوئی سیلاب اس میں داخل ہوتے نہیں دیکھا۔

۲۵۔ سیل ۵۷۰ھ۔ اس سال بہت کثرت سے بارشیں ہوئی تھیں جس کی وجہ سے وادی ابراہیم میں پانچ مرتبہ سیلاب آیا۔

۲۶۔ سیل ۵۹۴ھ۔ یہ سیلاب ۸ صفر کو آیا۔ حجر اسود سے بھی دو ہاتھ بلند تھا۔ کعبہ

میں داخل ہو گیا تھا بلکہ قندیلوں سے (جو کہ وسط حرم میں تھیں) بلند ہو گیا۔

۲۷۔ سیل ۶۲۰ھ۔ ذیقعد کے درمیان میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا۔ یہ بھی کعبۃ الکرمہ میں داخل ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ سے بہت زیادہ تعداد ہلاک ہو گئی تھی۔

۲۸۔ سیل ۶۵۱ھ۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ بہت بڑا سیلاب اس سال آیا ہوا تھا۔ تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں۔

۲۹۔ سیل ۶۶۹ھ۔ اتنا بڑا سیلاب کبھی نہیں آیا تھا۔ یہ اس طرح کعبہ میں داخل ہوا جس طرح سمندر ہو۔ ۱۴ شعبان کو جمعہ کی صبح آیا تھا۔ بیت اللہ کی چھت وغیرہ کی مٹی بہا لے گیا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا مسجد حرام میں سمندر کی موجیں اٹھ رہی ہیں۔ اس روز کوئی طواف نہ کر سکا۔ صرف ایک آدمی نے سحری کے وقت تیر کر طواف کیا تھا۔

۳۰۔ سیل ۷۳۰ھ۔ دس ذی الحجہ کی رات کو بارش کے بغیر آیا۔ باغات وغیرہ تباہ ہو گئے تھے۔ حرم میں دو دن تک پانی کھڑا رہا اور لوگ اس سیلاب کے پانی سے مدت تک شغل کرتے رہے۔

۳۱۔ سیل ۷۳۲ھ۔ آخری ذی الحجہ میں بارشوں کی وجہ سے آیا بلکہ کئی ایک سیلاب آئے۔ اس سال بجلی بھی گری تھی۔ ایک دفعہ قبیلہ ابی قیس پر اور ایک آدمی مرا تھا۔ دوسری دفعہ مسجد خیف منیٰ میں اور ایک آدمی ہلاک ہو گیا تھا۔ تیسری بار جعرانہ میں گری اور دو آدمی مر گئے۔

۳۲۔ سیل ۷۳۸ھ۔ ۱۰ جمادی الاخریٰ کی رات بہت بڑا سیلاب آیا تھا۔ ہوا یہ کہ بہت زبردست بارش ہوئی تھی۔ پھر کی طرف سے مکہ والوں پر سیلاب آ گیا۔ بڑا وادی بطحاء کی طرف سے تھا۔ حرم میں ہر دروازے سے داخل ہوا۔ کعبہ میں بھی داخل ہو گیا تھا۔ مطاف کی تمام قندیلیں ڈوب گئی تھیں۔ اس سیلاب میں بند کے پاس ساٹھ آدمی مر گئے تھے۔ اس کے بعد لوگ کتنی مدت صفائی میں لگے رہے تھے۔

۳۳۔ سیل ۸۰۲ھ۔ کالی آندھی چلی۔ گھن گرج سے بارش ہوئی۔ سیلاب آیا اور اور فارس المدین کے ۷۴۹ھ میں بنائے ہوئے حرم کے ستون بھی گر گئے۔

۳۴۔ سیل ۸۲۷ھ۔ بارش کی وجہ سے آیا۔ پانی کعبہ کے قفل تک بلند ہو گیا عشاء سے لے کر اگلے دن ظہر تک کا بہاؤ رہا۔ بارش کے ساتھ بڑے بڑے اولے بھی

پڑے۔ قریباً ایک ہزار گھر گر گئے ۔ بے شمار موتیں ہوئیں، حیوانات بھی اکثر ہلاک ہوئے
صرف اونٹوں کی چالیس نعشیں اٹھائی گئیں۔ (مکہ کی ترائی سے)

۳۵۔ سیل سنہ ۸۰۲ھ ۔ جمادی الاولیٰ کے آٹھویں دن بڑی زبردست بارش ہوئی جو آٹھ دن تک ہوتی رہی۔ سیلاب مسجد حرام میں ہر دروازے سے داخل ہوا۔ اس کی گہرائی باب ابراہیم کی طرف ایک آدمی کے برابر تھی۔ اگر ستونوں اور بندوں کی رکاوٹ نہ ہوتی تو معلوم نہیں کیا کیا تباہی مچاتا پھر بھی کئی ستون گرا دیئے۔ گھروں کی اکثر چھتیں مکینوں پر گریں، کئی موتیں واقع ہوئیں ۔ دو دن تک لوگوں میں سے بعض نے مشقت سے طواف کیا۔

۳۶۔ سیل سنہ ۸۱۴ھ ، ۲۲ ذی الحجہ کو دوپہر میں آیا۔ چشموں کے ستون گرا دیئے۔ مسجد حرام میں داخل ہو کر خطابت کے منبر کی دو تہائی بلندی تک پہنچ گیا۔

۳۷۔ سیل سنہ ۸۲۵ھ ۔ ۲۷ ذی الحجہ ہفتہ کے دن نماز فجر کے بعد آیا۔ حجراسود سے بہت بلند ہو کر کعبہ میں داخل ہو گیا۔ باب ابراہیم کی چوکھٹ توڑ دی، سوق اللیل والصفاء والمسفلہ کی طرف اکثر تباہی مچائی۔

۳۸۔ سیل سنہ ۸۲۸ھ ۔ ۳ جمادی الاوّل کو غروب کے بعد زبردست بارش کے بعد آیا۔ (اس بارش کی ابتدا گزشتہ روز عصر کے بعد ہوئی) رکن یمانی کی طرف کے دروازوں سے مسجد حرام میں داخل ہوا۔ حجراسود تک پہنچ گیا تھا۔ باب الماجن اور اس کی گرد کی دیواروں کو توڑ دیا۔

۳۹۔ سیل سنہ ۸۳۷ھ دس جمادی الاولیٰ جمعہ کی رات سخت بارش کے بعد آیا۔ مسجد حرام میں اس کی بلندی باب کعبہ تک پہنچ گئی۔ صبح لوگوں نے مسجد حرام میں پانی کی کثرت دیکھی تو باب ابراہیم کی منڈھیر گرادی تاکہ پانی نکل جائے۔ قریباً ایک ہزار گھر تباہ ہوئے۔ آٹھ افراد ویسے غرق ہوئے۔ بند کے نیچے ۱۲ آدمی مر گئے۔

۴۰۔ سیل القناویل سنہ ۸۳۸ھ ۔ دس جمادی الاولیٰ کو گھن گرج سے بارش ہوئی پھر ہر طرف سے سیلاب مسجد حرام کی طرف آ گیا۔ بڑا البطحاء کی طرف سے تھا۔ مسجد حرام کے ہر دروازے سے پانی داخل ہو گیا۔ باب زمزم اور باب موضع الاذان کو توڑ دیا۔ بلندی ڈیڑھ آدمی کے برابر تھی۔ آٹھ سو گھر تباہ کئے۔ اس سیلاب کو "سیل القناویل" کہا جاتا ہے۔

۴۱۔ سیل ۸۴۲ھ ۹ شوال کو ہفتہ کے روز ظہر اور عصر کے درمیان بارش ہوئی اور پھر سیلاب آگیا۔ کعبہ کی چوکھٹ تک پہنچ گیا۔

۴۲۔ سیل ۸۶۷ھ : ۲۸ ربیع الآخر بدھ کے روز دوپہر کو بارش شروع ہوئی۔ پھر سیلاب آگیا۔ کعبہ میں داخل ہوگیا۔ بلکہ منڈھیر (کعبہ کی) سے ڈیڑھ ہاتھ بلند ہوگیا۔ اس سیلاب سے "جنت معلاۃ اور" سوق اللیل" کے گرد گھر گر گئے تھے۔

۴۳۔ سیل ۸۷۱ھ : ۱۴ ربیع الآخر کی رات کے پچھلے پہر بہت بڑا سیلاب مسجد حرام میں داخل ہوا۔ رکن یمانی سے بلند ہوگیا۔ کئی گھر تباہ کر دیئے۔

۴۴۔ سیل ۸۸۰ھ : یہ سیلابوں میں بہت بڑا تھا۔ اس لیئے یہ ان سیلابوں میں شمار ہوتا تھا جو جاہلیت و اسلام میں آئے۔ اس میں ۱۸۰ موتیں واقع ہوئی تھیں۔

۴۵۔ سیل ۸۸۳ھ : ۱۰ رمضان جمعرات بہت تیز بارش ہوئی اور پھر سیلاب آگیا۔ مسجد یمانی کے دروازوں، باب ابراہیم، باب السلام اور تمام شامی دروازوں سے داخل ہوکر مسجد حرام میں آگیا۔ اسی ماہ کی ۲۳ تاریخ بروز جمعہ کو دوبارہ بارش ہوئی اور سیلاب آیا۔ اور یہ پہلے سے زیادہ سخت تھا۔

۴۶۔ سیل ۸۸۷ھ : ۱۴ ذیقعد بدھ کے دن بہت تیز بارش ہوئی جس کی وجہ سے سیلاب آگیا : ایک آدمی کی بلندی سے داخل ہوا اور اس کا اخراج ساتھ ساتھ تھا، قبوں میں بھی داخل ہوگیا اور ان کے فرش توڑ دیئے۔ مسجد حرام کے گرد گھروں کی کھڑکیوں میں سے داخل ہوگیا۔ منبر الخطابۃ کو بہالے گیا۔ بے شمار مالی و جانی نقصان ہوا۔

۴۷۔ سیل ۸۸۹ھ : اس سیلاب میں قریباً ایک سو اموات واقع ہوئی تھیں۔

۴۸۔ سیل ۸۹۰ھ : یہ سیلاب بھی بہت سخت تھا۔

۴۹۔ سیل ۸۹۰ھ : ۵ صفر سوموار کی رات کو بارش کے بعد آیا۔ مسجد حرام میں اس کی بلندی حجر اسود تک تھی۔

۵۰۔ سیل ۸۹۷ھ : ۱۱ ربیع اوّل بدھ کے روز بارش ہوئی جس کی وجہ سے بہت بڑا سیلاب آگیا۔ اکثر دروازوں سے پانی مسجد حرام میں داخل ہوگیا۔

۵۱۔ سیل ۹۰۰ھ ۲۰ ربیع الاوّل بدھ کے روز عصر کے وقت بارش ہوئی اور سیلاب

آگیا۔ باب الزیارۃ اور باب العمرۃ کے علاوہ ہر دروازے سے مسجد حرام میں داخل ہوگیا۔

۵۲۔ سیل ۹۰۱ھ ۔ ۱۶ ربیع الاوّل سوموار کے روز تیز بارش کی وجہ سے وادی ابراہیم میں سیلاب آگیا جو باب العمرۃ کے علاوہ ہر دروازے سے مسجد حرام میں داخل ہو گیا۔ قفل کعبہ تک بلند تھا۔ قبول میں داخل ہوکر اکثر کتب کو تلف کردیا۔

۵۳۔ سیل ۹۲۰ھ ۔ دس صفر جمعہ کی صبح کو بارش شروع ہوئی جو ظہر تک جاری رہی۔ پھر عصر کے وقت دوبارہ شدت سے ہوئی اور سیلاب باب کعبہ کی بلندی تک آپہنچا اور اگلے دن تک پانی چلتا رہا۔ دوسرا سیلاب اسی ہفتے بدھ کے دن آیا وہ بھی مسجد حرام میں آیا۔

۵۴۔ سیل ۹۳۱ھ : ۷ شوال ہفتہ کے دن بارش کی وجہ سے آیا۔ بڑے بڑے اولے بھی پڑے تھے۔

۵۵۔ سیل ۹۷۱ھ ۔ یہ سیلاب بھی سخت تھا۔ پانی کی بلندی قفل کعبہ کے قریب تک تھی۔ یہ سیلاب ایک دن اور ایک رات رہا۔

۵۶۔ سیل ۹۸۳ھ۔ دس جمادی الاولیٰ بدھ کی رات آیا۔ پانی کی بلندی قفل تک تھی۔ پانی مسجد میں ایک دن اور ایک رات رہا۔

۵۷۔ سیل ۹۸۴ھ ۔ باب کعبہ تک بلند تھا۔

۵۸۔ سیل ۹۸۹ھ ۔ ذی الحجۃ کا نصف تھا۔ حجاج کرام منیٰ میں تھے کہ سیلاب آگیا۔ اکثر حجاج کو اور مال کو بہا لے گیا۔

۵۹۔ سیل ۱۰۰۹ھ ۔ جمادی الاولیٰ کا پہلا بدھ تھا، بارش کی وجہ سے آیا۔ اس کا ظہر سے لے کر اگلی رات تک بہاؤ رہا۔

۶۰۔ سیل ۱۰۱۹ھ ۔ تیز بارش کے بعد آیا۔ بیت الحرام میں داخل ہوگیا تھا۔

۶۱۔ سیل ۱۰۲۱ھ ۔ اس کا تذکرہ ابراہیم رفعت پاشا نے مرأۃ الحرمین میں کیا ہے مزید تفصیل نہیں لکھی۔

۶۲۔ سیل ۱۰۲۳ھ ۔ یہ بھی بارش کے بعد آیا۔ اس بارش میں اولے بھی پڑے تھے۔

۶۳۔ سیل ۱۰۲۴ھ۔ بارش کے بعد آیا اور اکثر گھر گرا گیا۔

۶۴۔ سیل ۱۰۴۳ھ۔ ۷ جمادی الثانی اتوار کے روز بارش کی وجہ سے آیا۔ اسکی بلندی حجرِ اسود تک تھی۔

۶۵۔ سیل ۱۰۳۹ھ۔ ۱۹ شعبان بدھ کے روز صبح تیز بارش ہوئی (اتنی تیزی پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی) اولے پڑے حتیٰ کہ آبِ زم زم میں سخت نمکینی واقع ہوگئی۔ عشاء ثانی تک بہاؤ رہا۔ پانی مطاف کی قندیلوں کے سروں تک پہنچ چکا تھا۔ کعبہ میں ۲ میٹر تک بلند تھا۔ بہت زیادہ تباہی مچائی۔ قریباً ایک ہزار ذی روح ہلاک ہوئے۔ اگلے روز عصر کے وقت "جدارِ شامی" دو جگہوں سے گر گئی اسی طرح جدارِ غربی بھی۔ کعبہ کو بھی نقصان پہنچا اور یوں گیارھویں مرتبہ اسکی تعمیر ہوئی۔ (دیکھئے تعمیر و توسیع کعبہ)

۶۶۔ سیل ۱۰۵۳ھ۔ ۹ ذی الحجہ کو آیا۔ حجاج کو بہت پریشانی ہوئی تھی۔

۶۷۔ سیل ۱۰۰۰ھ۔ شوال کے آخری دنوں میں گھن گرج والی بارش کے بعد آیا۔ کعبہ کی منڈھیر سے بھی بلند۔ قبۃ الفراشین کی اکثر کتب تلف ہوگئی تھیں۔ بئر زم زم سے ایک آدمی کے برابر بلند تھا۔ مسجد حرام ٹھاٹھیں مارتا سمندر دکھائی دیتی تھی لیکن کوئی جانی نقصان نہ ہوا، کہ لوگ پہلے ہی انتظام کر چکے تھے۔

۶۸۔ سیل ۱۰۷۳ھ۔ ۸ شعبان ہفتہ کے دن بارش کے بعد بہت بڑا سیلاب آیا۔ قفل کعبہ سے ایک ہاتھ بلند تھا۔ اگلے دن تک مسجد حرام میں رہا۔ وہ بھی اس طرح کہ باب ابراہیم کے رخنے (جن سے سیلاب کا پانی نکلتا ہے) کھلے تھے۔ اس سیلاب میں چار آدمی مرے۔

۶۹۔ سیل ۱۰۸۱ھ۔ شوال کے پہلے منگل کو بارش کے بعد آیا اور پانی کی اونچائی باب کعبہ تک تھی۔

۷۰۔ سیل ۱۰۹۰ھ۔ اس کا ذکر ایوب صابری نے کیا ہے اور بتایا ہے کہ اور حجاج میں سے اکثر ہلاک ہو گئے تھے۔

۷۱۔ سیل ۱۰۹۱ھ۔ ۱۲ ذی الحجہ۔ سوموار کے روز نماز ظہر سے پہلے سے لے کر نماز عصر تک بارش ہوئی اور سیلاب آگیا جو کہ نصف کعبہ تک تھا۔ اس میں دس آدمی اور سینکڑوں حیوان ہلاک ہوتے۔ آدمیوں کی ہلاکت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سیلاب

سے بچنے کے لئے ایک ہی جگہ جمع ہو گئے تھے کہ سیلاب کی نظر ہو گئے۔

۷۲۔ سیل سنہ ۱۱۰۸ھ۔ ۵ جمادی الثانی اتوار کی رات موٹے موٹے قطروں کی بارش ہوئی اور حرم مکہ پانی سے بھر گیا۔ اوپر سے سیلاب آگیا اور پانی باب کعبہ تک پہنچ گیا۔ حجر اسود ڈوب ہوگیا۔

۷۳۔ سیل سنہ ۱۱۵۳ھ۔ اس سیلاب میں بھی پانی باب کعبہ تک بلند ہوگیا تھا۔ جمعہ کے دن خطیب صاحب کو ممبر تک پہنچنے میں دقت تھی۔ اس لئے باب الزیارۃ میں شیخ الحرم کے چبوترے پر خطبہ دیا گیا۔

۷۴۔ سیل سنہ ۱۱۰۹ھ۔ یہ بھی بارش کے بعد آیا۔ اس میں حاجیوں کا ایک گروہ بہہ گیا تھا۔ بعد میں محنت سے مسجد حرام کی صفائی کی گئی تھی۔

۷۵۔ سیل سنہ ۱۲۰۸ھ (سیل ابو قرنین)۔ اس سیلاب کا پانی کعبہ کے قفل تک بلند تھا۔ اہل مکہ اسکو سیل ابو قرنین کہتے ہیں۔

۷۶۔ سیل سنہ ۱۲۴۲ھ۔ یہ بھی بارشوں کی وجہ سے آیا تھا۔ مکہ میں کتنے ہی دن اس کا پانی ٹھہرا رہا۔

۷۷۔ سیل سنہ ۱۲۷۸ھ۔ ۸ جمادی الاول کو نماز فجر سے قبل بارش کے ساتھ آیا۔ سمندر کی طرح کی موجیں تھیں۔ قندیلوں کی بلندی تک پہنچ گیا تھا۔ کتب تباہ ہوگئیں (جو کہ قبوں میں رکھی تھیں) حرم میں کتنے ہی لوگ غرق ہوگئے۔ پانچ نمازیں معطل ہو گئیں (کہ مسجد حرام میں نہ پڑھی گئیں)۔ کتنے ہی ہفتے پانی حرم میں رہا۔

۷۸۔ سیل سنہ ۱۲۹۳ھ۔ یہ بھی بہت تند و تیز تھا مگر پہلے سے بہت کم تھا۔

۷۹۔ سیل سنہ ۱۳۲۰ھ۔ ۲۱ ذی الحجہ کو ہفتہ کے دن بارش کے بعد آیا۔ وادی ابراہیم کی راہوں پر اسکی گہرائی دو میٹر تھی۔ (مسجد حرام میں ہر دروازے سے داخل ہوا تھا)

۸۰۔ سیل الخدیوی سنہ ۱۳۲۷ھ۔ ۲۳ ذی الحجہ کو آیا۔ اس کی بلندی دو آدمیوں کے برابر تھی۔ مسجد حرام مٹی اور پتھروں سے بھر گئی۔ اسکو سیل الخدیوی اس لئے کہتے ہیں کہ الخدیوی عباس حلمی پاشا نے اس سال حج کیا تھا۔

۸۱۔ سیل سنہ ۱۳۲۸ھ۔ ۲۴ ذی الحجہ کو وادی رحمان کی طرف سے آیا تھا اور مٹی و پتھر کی صورت نشان چھوڑ گیا۔

۸۲۔ سیل ۱۳۴۳ھ ۔ ۸ محرم کو وادی رھجان ونعمان کی طرف سے آیا تھا۔
۸۳۔ سیل ۱۳۳۰ھ ۔ ۳ محرم کو سوموار کی شام بارش کے بعد آیا۔ مکہ میں بڑی نہر کی طرح موجیں مارتا ہوا داخل ہوا۔
۸۴۔ سیل ۱۳۴۴ھ ۔ ۱۶ ربیع الاول کو وادی نعمان میں زبردست بارش ہوئی جس کی وجہ سے سیلاب آیا۔
۸۵۔ سیل ۱۳۵۰ھ ۔ ۲۸ شوال اتوار کے دن عصر کے وقت بارش ہوئی اور وادی ابراہیم میں بہت بڑا سیلاب آگیا۔ بعض جگہوں پر اس کی بلندی تین میٹر تھی۔ کعبہ میں اس کی بلندی ڈیڑھ میٹر تھی۔ چار آدمی ہلاک ہوئے تھے۔
۸۶۔ یہاں تک کے سیلاب تو کتب سے مل گئے مگر بعد کے معلوم نہیں کہ کسی کتاب (جو بعد والی ہو) میں ہیں یا نہیں اور اپنی اتنی عمر نہیں کہ علم ہو بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصہ قبل (تقریباً ۲۰-۱۲ سال) بھی ایک سیلاب آیا تھا۔ بہرحال بعد میں تو سعودی خاندان نے وہ خدمت کی کہ اب محال معلوم ہوتا ہے کہ پانی بیت اللہ میں کھڑا رہے۔ صرف ۱۹۸۰ء میں باغیوں کو نکالنے کے لئے عمداً پانی کھڑا کیا گیا تھا۔ (واللہ اعلم)

الاسلام ڈائری ۱۹۸۷ء

زیر ترتیب ہے۔ اس بار اس میں انقلابی تبدیلیاں لائی جارہی ہیں۔ مشتہرین جلد رابطہ قائم کریں۔

ادارہ الاسلام ڈائری
۵۳۔ لارنس روڈ لاہور نمبر ۳